بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

الفضل

روزنامہ — قادیان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ایڈیٹر - غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۶ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۲۱ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ... بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سردرد کی شکایت ہے۔ نیز آپ کا گلا بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

آج بعد نماز مغرب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں طلبہ جامعہ احمدیہ کا ایک جلسہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ عربی ۔ جاوی ۔ اڑیہ ۔ پنجابی ۔ مالاباری ۔ پشتو ۔ انگریزی ۔ ملائی ۔ سندھی اور اردو میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دس طلباء نے تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت میر صاحب ...

قادیان میں کمیونسٹ پارٹی کی شرارتیں اور ذمہ وار حکام کا فرض

۱۹۳۹ء کے وسط میں نظارت امور عامہ کو ذرائع سے اطلاعات موصول ہوئیں کہ ... پارٹی کا ایک نمائندہ یہاں کے طلباء کے درمیان کمیونسٹ خیالات کی خفیہ خفیہ اشاعت کر رہا ہے۔ جب نظارت امور عامہ کو اس امر کا یقین ہو گیا۔ تو اس نے جہاں نوعمر اور بے خبر طلباء کو کمیونزم کے بداثرات و نتائج سے آگاہ کیا۔ وہاں حکام ضلع کو بھی اس امر کی بروقت اطلاع دے دی۔ اور جو انسدادی تدابیر ہمارے اختیار میں ہو سکتی تھیں۔ انہیں اختیار کیا گیا۔ مگر یہ امر قابل حیرت ہے۔ کہ کمیونسٹ پروپیگنڈا کی روک تھام کے لئے حکام ضلع کی طرف سے جیسا اہتمام ہونا چاہیئے تھا۔ وہ نہ کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گذشتہ سال ڈلہوزی میں صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کو کمیونسٹوں کی طرف سے لٹریچر بھجوانے اور ان کو ملوث کرنے کا منصوبہ اٹھایا گیا۔ ڈلہوزی کے واقعہ کے ضمن میں جو ناخوشگوار حالات پیدا ہوئے۔ ان سے جماعت احمدیہ بھی واقف ہے۔ اور حکام ضلع بھی۔ اس وقت اس واقعہ کا اعادہ مقصود نہیں۔ لیکن اب چونکہ پھر کمیونسٹ نمائندہ نئے سرے سے کسی منصوبہ میں مشغول نظر آتا ہے۔ اور پولیس کے بعض افراد بھی غیر معمولی طور پر اس کے ساتھ دلچسپی لیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت کو خصوصاً حکام ضلع کو آگاہ کر دیں۔ کہ قادیان میں جو کہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ اس قسم کی غیر آئینی اور باغیانہ تحریکات پنپنے دینا نہایت خطرناک ہے۔ اور حکام کا فرض ہے۔ کہ وہ موجودہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر بھی اس قسم کی تحریکات کا فوراً انسداد کریں۔ گذشتہ دنوں جب ملٹری سٹاف بھرتی کے لئے اور ٹیکنیکل آلات کی نمائش کرنے کے لئے قادیان آیا۔ تو اس وقت جنگی امداد کے خلاف نہ صرف قادیان میں۔ بلکہ ارد گرد کے دیہات میں بھی تحریک اٹھائی گئی۔ جس کے متعلق حکام ضلع کو بروقت اطلاع دے دی گئی۔ اور تحقیق سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا تھا۔ کہ حکومت کے خلاف تحریک ان لوگوں کی طرف سے اٹھائی گئی۔ جنہیں کمیونزم سے پوری پوری دلچسپی رہی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ اب تک حکام ضلع کی طرف سے ایسی تحریکات کی روک تھام کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ جماعت احمدیہ نے نیک نیتی کے ساتھ اپنی ذمہ واریوں اور فرائض کو ادا کرنے میں قطع نظر اس امر کے کوئی کیا سمجھتا ہے۔ کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اس کا صلہ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں جب کوئی فتنہ پرداز اور دشمن قانون شکن

باغیانہ تحریکات جاری کرنے کی کوشش کرے تو اس سے چشم پوشی کی جائے۔ یہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے ساتھ ... بلکہ حکومت سے بھی ... [illegible]

مولوی محمد علی صاحب نے خود پیدا کردہ تناقض ابھی تک دور نہیں کیا۔

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس حلفیہ بیان کے متعلق جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں عدالت میں دیا تھا۔ ایک ماہنامہ "پیغام صلح" ۲- جون میں یہ بھی لکھی تھی۔ اور بڑے زور سے لکھی تھی۔ کہ "میں در حقیقت آپ کو نبی قرار بھی کس طرح دے سکتا تھا۔ جبکہ اسی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو اس مقدمہ میں زیر بحث تھی۔ جس کی بناء پر مجھ پر بیسیوں سوال ہوئے۔ کیونکہ اس میں لفظ کذاب وغیرہ استعمال ہوئے تھے۔ حضرت صاحب اپنے عقائد کے عنوان کے نیچے یہ الفاظ لکھ چکے تھے۔ کہ اس امت میں اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اور ان کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے و لیکن در حقیقت انبیاء نیستند زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ"۔ وہ در حقیقت نبی نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ قرآن نے حاجت شریعت کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ یعنی قرآن کے ہوتے ہوئے کوئی شخص اس امت میں فی الحقیقت نبی نہیں ہوتا۔ گو اسے نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی مولوی صاحب نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ "یہ سنہ ۱۹۰۳ء کی تحریر ہے جس سے قادیانی جماعت کے مبلغ اس طرح بھاگتے ہیں۔ کہ گویا شیر ان کے سامنے آگیا ہے"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب ... [illegible]

کو اس حوالہ کے اپنے حق پر ہونے میں کس قدر ناز ہے۔ اور وہ اسے جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل جواب سمجھتے ہیں۔ لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ ۱۳- جون کے "الفضل" میں جب ہم نے مواہب الرحمٰن کا یہ حوالہ مکمل طور پر پیش کر کے مولوی محمد علی صاحب سے ایک چھوٹا سا مطالبہ کیا تو وہ آج تک ایک لفظ بھی نہیں فرما سکے ہم نے لکھا تھا۔ " اگر اس حوالہ کا یہی مطلب ہے جو مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ نبی وہی ہوتا ہے۔ جو صاحب شریعت ہو۔ کیونکہ قرآن کریم کے شریعت کو کمال تک پہنچا دینے کی وجہ سے کسی کے نبی نہ ہونے کا مطلب یہی ہے۔ کہ اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت واضح الفاظ میں بیان فرما چکے ہیں۔ کہ نبی کے لئے شارع ہونا ضروری نہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ) .... اب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جو تناقض پیدا ہوتا ہے۔ اس کا انکے پاس کیا حل ہے؟ مگر آج تک اسکا کوئی جواب انہوں نے نہیں دیا۔ حالانکہ ان کا فرض تھا۔ کہ وہ اس خود پیدا کردہ تناقض کو دور کر کے بتاتے کہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ایک طرف یہ فرمایا ہے۔ کہ چونکہ حاجت شریعت باقی نہیں رہی اسلئے کوئی نبی نہیں ہو سکتا

... ذمہ وار حکام ... [illegible]

اور دوسری طرف یہ فرمایا ہے۔ کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں ہے۔ توریت کے بعد صدہا نبی بنی اسرائیل میں ایسے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دُور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصل منشاء کی طرف کھینچیں۔ تو ان میں تطبیق کس طرح دی جا سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ معاملہ بالکل صاف ہے۔ اور مولوی صاحب نے اس حوالہ سے جو مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا ازالہ اسی حوالہ میں موجود ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مولوی صاحب کے پیشکردہ مطلب کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے حوالوں پر جو زد پڑتی ہے۔ اسے مولوی صاحب دُور کریں۔ اور اگر نہیں کر سکتے۔ اور یقیناً نہیں کر سکتے۔ تو تسلیم کریں کہ اس حوالہ سے جو استدلال انہوں نے کیا ہے۔ وہ سراسر غلط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اس کے بعد ہم انہیں بتا دیں گے کہ دوسری تحریروں اور مواہب الرحمٰن کے اس حوالہ میں کوئی تناقض نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اس حوالہ کے متعلق لکھنے کو تو یہاں تک لکھ دیا۔ کہ "یہ ۱۹۰۳ء کی تحریر ہے۔ جس سے قادیانی جماعت کے مبلغ اس طرح بھاگتے ہیں۔ کہ گویا شیر ان کے سامنے آ گیا" لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اب وہ خود اس سے بھاگ رہے ہیں۔ ورنہ وجہ کیا ہے۔ کہ ابھی تک انہوں نے باوجود ہماری گزارش کے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور وہ الجھن دُور نہیں فرمائی۔ جو ان کے استدلال نے پیدا کر دی ہے۔ کیا مولوی صاحب اب متوجہ ہوں گے؟

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا مشورہ اہل ہند کو

چنکنگ سے ۱۷ جون کی اطلاع ہے۔ کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گذشتہ شب ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اہل ہند کو مخاطب کر کے کہا کہ جاپانیوں کی بمباری سے اگرچہ چنکنگ کی عمارات کو شدید نقصان پہونچا ہے۔ مگر اس وحشیانہ بمباری سے چینیوں کے عزم و استقلال اور ہمت و حوصلہ میں کوئی کمی نہیں آسکی۔ ان کے سامنے ایک ہی نصب العین ہے۔ جسے وہ کبھی فراموش نہیں کرتے اور وہ یہ ہے کہ جاپانیوں پر فتح حاصل کرنی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے ہندوستانی بھائیوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ اس وقت جب جاپانی طیارے ہندوستان پر بمباری کر رہے ہوں گے کوئی انتظام ہونا محال ہوگا۔ اس لئے ہر ہندوستانی کو چینیوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اسے آر پی کے افسروں کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ تا ہندوستان متحدہ اور بہادرانہ مقابلہ کر سکے۔

انصار اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۱ ماہ احسان بروز اتوار صبح سات بجے آپ کے بچوں سے خطاب فرمائیں گے۔ آپ کو بھی جاننے کا شوق ہوگا۔ کہ حضور آپ کے بچوں سے کیا چاہتے ہیں۔ اس شوق کے مدنظر آپ کے لئے بھی جلسہ گاہ (مسجد اقصےٰ) میں انتظام کیا گیا ہے آپ بھی تشریف لا کر حضور کے ارشادات کو سنیں۔ اور مستفید ہونیکے بعد اپنے بچوں کی نگرانی کریں۔ کہ وہ حضور کے ارشادات پر پورا عمل کریں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ

۲ مرزا شریف احمد صاحب کا دورہ بحیثیت اسسٹنٹ ریکروٹنگ افسر کے شروع ہوگا جس کے لئے علیحدہ پروگرام جماعتوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ نیز اخبار میں شائع ہوتا رہے گا۔

سیالکوٹ از ۲۳ — ۲۷ جون تک

گوجرانوالہ از ۲۸ — ۳۰ " "

گجرات از یکم جولائی تا ۵ جولائی

ہر ضلع میں علاوہ مرکزی کارکنوں کے مقامی کارکنوں سے بھی کام لیا جائیگا (ناظر امور عامہ)

خدام الاحمدیہ کے ماہانہ جلسہ میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

خدا تعالےٰ کے فضل سے انشاء اللہ مورخہ ۲۱ ماہ احسان بروز اتوار سات بجے صبح مسجد اقصےٰ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ سے خطاب فرمائیں گے آپ تمام خدام و اطفال شوق و محبت سے ان ارشادات کو سننے کے لئے تشریف لائیں گے ہی۔ مگر یہ جلسہ ہمارا ماہانہ جلسہ ہونے کے علاوہ مقامی "ریلی" بھی ہے۔ اس لئے تمام خدام و اطفال کو اپنے اپنے جھنڈے تلے ایک نظام کے ماتحت بٹھایا جائے گا۔ اس تنظیم پر قریباً ایک گھنٹہ خرچ آئے گا۔ پس خدام و اطفال کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے جھنڈے کی معیت میں اپنے حلقے کے خدام و اطفال کے ساتھ ٹھیک چھ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں پہونچ جائیں۔

ہر وہ خادم یا طفل جو اپنے حلقہ کے ساتھ وقت پر نہیں پہونچتا۔ ہر وہ خادم یا طفل جس کی وجہ سے حلقہ اپنے وقت پر نہیں پہونچتا۔ ہر وہ خادم یا طفل جو اپنے حلقہ سے علیحدہ وقت پر یا وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پہونچتا ہے۔ وہ انتظام میں خلل ڈالتا ہے۔ جس کی ہمیں کسی خادم یا طفل سے امید نہیں ہے۔ مسجد اقصےٰ کا درمیانی بڑا دروازہ خدام و اطفال کے لئے وقف ہوگا۔ اس لئے انصار مسجد اقصےٰ میں شمالی یا جنوب مشرقی دروازہ سے تشریف لائیں۔ سات سال سے کم عمر کے بچے اس موقعہ پر نہ آئیں۔ خدام و اطفال کے بیٹھنے کا خاص انتظام ہوگا۔ ہمارے والنٹیر آپ کی راہ نمائی اور خدمت کے لئے موقعہ پر موجود ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک ضروری ارشاد

حسب الحکم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن کوئی صاحب نکاح پڑھانے کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست نہ کیا کریں۔ اس قسم کا اعلان پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ مگر باوجود اس کے دوست بھول جاتے ہیں۔ اس لئے اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جمعہ کے دن حضور کی خدمت میں کوئی دوست نکاح پڑھانے کی درخواست نہ کیا کریں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

ناظر امور عامہ کے دورے کا پروگرام

جیسا کہ اخبار الفضل میں اس سے قبل شائع کیا جا چکا ہے۔ کہ دوسری احمدیہ کمپنی کے قیام کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے نظارت امور عامہ کو ہدایت فرمائی ہے۔ اس کے لئے مطلوبہ نفری کو جلد سے جلد وقت پر مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ نظارت نے جہاں اس غرض کے لئے دیگر کارکنوں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ وہاں اس کام کی اہمیت کے پیش نظر میرے لئے بعض اضلاع کا دورہ کرنا بھی تجویز ہوا ہے۔ ابتدائی ضروری انتظامات کرنے کے بعد میں اس دورے کے لئے مورخہ ۲۲/۶/۴۲ کو قادیان سے روانہ ہوں گا۔ چونکہ اس کام کو جلد پایہ تکمیل تک پہونچانا ہے اس لئے جماعتوں میں میرا قیام مختصر ہوگا۔ اس مختصر دورے میں ان بڑی بڑی جماعتوں کو ہی میں دیکھ سکوں گا جہاں بھرتی کے لئے مطلوبہ نفری کی امید ہو سکے۔

مندرجہ ذیل پروگرام جو شائع کیا جا رہا ہے مجملاً ہے ضلع کی مرکزی جماعتوں سے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد تفصیلی پروگرام طے ہو سکے گا۔ سردست میرے دورے کے لئے مندرجہ ذیل تین ضلعے تجویز ہوئے ہیں۔ میرے دورے کے بعد صاحبزادہ کپتان

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

(۲۷)

پہلا جلسہ جو ہوا تھا۔ اس میں اندازاً تین سو آدمی آئے تھے۔ ایک دن گوشت روٹی اور پلاؤ پکوایا گیا۔ پکوانے والے افسر نے عرض کیا۔ حضور اگر فرمائیں۔ تو میٹھے چاول بھی پکوا لیے جائیں۔ مگر چاول بہت تھوڑے کوئی تین سیر ہوں گے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ پکوا لیں۔ خدا کی قدرت کہ یہ تین سیر چاول تمام جلسہ والوں کو پہنچ گئے۔

(۲۸)

گورداسپور میں جب مولوی کرم دین کا مقدمہ شروع تھا تو کئی دفعہ تاریخ تبدیل ہوئی۔ ہر تاریخ پر سینکڑوں آدمی سیالکوٹ کپورتھلہ۔ امرتسر۔ لاہور وغیرہ سے آجایا کرتے تھے۔ باورچی نے قسمیہ بیان کیا۔ کہ ایک وقت میں سات سیر پختہ گوشت پکاتا ہوں۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ خواہ دو سو آدمی ہوں۔ خواہ تین سو۔ کھانا سب کو کافی ہو جاتا بلکہ بچ رہتا ہے۔

(۲۹)

مولوی نذیر حسین صاحب سے مباحثہ کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھوڑا گاڑی میں سوار ہو کر جامع مسجد تشریف لے گئے اس موقعہ پر لوگوں نے بہت شور مچایا۔ اور فساد پر آمادہ ہو گئے۔ یہ حالت دیکھ کر پولیس کے دو انگریز افسروں نے حضور علیہ السلام سے کہا۔ کہ یہ لوگ آمادہ فساد ہیں۔ آپ مکان پر تشریف لے چلیں۔ اسی وجہ سے مباحثہ نہ ہو سکا۔ حضور کو بگھی میں بٹھا کر اُن دونوں افسروں میں سے ایک آگے کوچوان کے پاس بیٹھا۔ اور ایک پیچھے بیٹھا۔ اور بڑی حفاظت کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامگاہ تک پہنچا دیا۔

(۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کپورتھلہ میں قیام فرما تھے۔ کہ حضور کو مولوی نذیر حسین صاحب کے مرنے کی خبر ملی۔ اس وقت حضور نے فرمایا۔ کہ اب ان کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ ہمارا سلسلہ سچا ہے۔

(۳۱)

ایک دفعہ حضور لدھیانہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور گرمیوں کا موسم تھا۔ حضور نے فرمایا میٹھے انار منگوانے چاہئیں۔ منشی اروڑا صاحب مرحوم نے عرض کیا۔ کہ فرمائیں۔ تو امرتسر سے منگواؤں۔ حضور نے فرمایا اچھا۔ انہوں نے امرتسر سے بہت سے انار منگوائے۔ جب وہ پہنچے تو جس انار کو دیکھا۔ کھٹا نکلا۔ تمام انار ترش تھے۔ میٹھا ایک بھی نہ تھا۔ حضور نے فرمایا۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ اور چھ سات روپے آپ نے دے کر فرمایا۔ کہ منشی صاحب مصری منگوا کر ان کا شربت بنوائیں۔ گرمی کا موسم ہے۔ مہمان بہت آتے ہیں۔ جب آیا کریں۔ تو یہ شربت ان کو بھی پلا دیا جایا کرے۔

(۳۲)

لدھیانہ میں ایک کنواں ٹھنڈے پانی کا تھا۔ اس پر بھی حضور علیہ السلام اکثر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں تشریف رکھتے تھے۔ جب قیامگاہ سے جلسہ گاہ میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ تو ایک غیر احمدی مولوی نے شیشم کے درخت پر چڑھ کر جو سڑک کے کنارے تھا۔ زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ کہ اے لوگو: ادھر نہ جاؤ۔ ان کی بات نہ سنو لیکن لوگ اس کی کب مانتے تھے۔

(۳۳)

ایام مباحثہ آتھم میں بہت سے احمدی بھائی آئے ہوئے تھے۔ مولوی سردار خان صاحب برادر مولوی غلام رسول صاحب [illegible] بھی۔ اسی جلسہ کے ایام میں حاضر ہوئے اور بیان کیا۔ کہ میری والدہ نے خواب دیکھا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام مسیح موعود ہیں۔ اور سچے ہیں۔ اس نے یہ خواب میرے بھائی غلام رسول صاحب سے بیان کیا۔ اس پر وہ والدہ پر بہت ناراض ہوئے۔ اور کہا۔ کہ یہ کسی کے آگے بیان نہ کرنا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا۔ تو میں حاضر ہو گیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

(۳۴)

ایک دفعہ میں اپنی مسجد میں نماز پڑھا رہا تھا مسجد کے دروازہ پر ٹاٹ کا پردہ بندھا تھا۔ وہ دفعتہً کھل گیا۔ اور اس میں سے سینکڑوں بھڑیں نکل کر میرے بدن کو چمٹ گئیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ رؤیا یاد آ گیا۔ جس میں بھڑوں کے نکلنے پر آیت واذا بطشتم بطشتم جبارین پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور میں نے یہ آیت نماز میں ہی پڑھی۔ مجھ کو ایک بھڑ نے بھی نہ کاٹا۔ سب علیحدہ ہو گئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذکورہ بالا رؤیا حسب ذیل ہے:۔

"میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس قدر زنبور ہیں۔ (زنبور سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے۔ ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں۔ کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پرواز کر رہے ہیں۔ جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر نامراد ہے۔ اور میں اپنے لڑکوں شریف۔ اور بشیر کو کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو۔ اور بدن پر پھونک لو۔ کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت یہ ہے۔ واذا بطشتم بطشتم جبارین۔ پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی" (تذکرہ صفحہ ۷۱۱)

(۳۵)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کپورتھلہ میں تقریر فرما رہے تھے۔ اثنائے تقریر میں ایک بار لفظ "خَلیہ" فرمایا۔ اس پر ایک مولوی صاحب نے کہا۔ تم یہ لفظ غلط بول رہے ہو صحیح لفظ "خلیہ" ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میں بھی جانتا ہوں۔ کہ یہ لفظ "خلیہ" ہے۔ لیکن عام لوگوں میں یہ پیش سے ہی مستعمل ہے۔ اس واسطے میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا ہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور تبدیلی عقیدہ

امیر غیر مبائعین کہا کرتے ہیں۔ کہ اگست ۱۹۰۱ء میں تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ تو اس کا ثبوت دیا جائے۔ کہ جماعت نے اس تبدیلی کو سمجھا۔ ذیل میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریر سے اس تبدیلی کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی اس لطیف بیان اور اسلوب تحریر پر غور فرمائیں گے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے خط مرقومہ ۱۴ اپریل ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ہمارے مجدد سلمہ اللہ تعالےٰ" تحریر کیا ہے (صفحہ ۸ خلافت راشدہ حصہ اول) لیکن جب آپ نے اس کتاب کا مقدمہ ۳۰ جون ۱۹۰۲ء کو لکھا۔ تو اس میں یہ تحریر فرمایا:۔

"حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعوےٰ پر حق ہے کہ میں حسین رضی اللہ عنہ اور عیسےٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں۔ مخلوق پرست غالیوں کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ حالانکہ کس قدر صاف بات تھی۔ کہ جو تمام انبیاء کا موعود اور خاتم النبیین کے منہ سے جری اللہ اور نبی اور مرسل اور حکم پکارا گیا ہو۔ اس سے حسین رضی اللہ عنہ کو یا دوسروں کو کیا نسبت"

حضرت مولوی صاحب کے الفاظ نہایت واضح ہیں۔ خدا کرے کہ غیر مبائعین اس صحیح مسلک کی طرف عود کر آئیں۔ جس کا اظہار حضرت مولوی صاحب نے اپنے مندرجہ بالا بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فرمایا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

آخری جنگ

امروز مادیت کی دنیا میں ایک ہولناک جنگ لڑی جا رہی ہے۔ تہذیب کے بلند بانگ دعاوی رکھنے والی اقوام ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے خطرناک طریق اختیار کر رہی ہیں۔ حضرت نذیر زمانہ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق شہر گر رہے ہیں۔ آبادیاں ویران ہو رہی ہیں۔ کرۂ ارض ہلاکت اور تباہی کا وہ منظر پیش کر رہا ہے۔ کہ جس سے ابن آدم کی آنکھ آشنا نہیں۔ نسل انسانی کے بہترین حصہ "نوجوان" کے خون سے مزرعۂ عالم سبزہ زار ہے۔ یتیم بچوں کی بلبلاہٹ سے اک شور محشر بپا ہے۔ سوگوار بیوہ کے جگر دوز نالوں سے اک زلزلہ سا پیدا ہے۔ فرقت زدہ ماں کی آنکھوں میں فرط غم سے آنسو خشک ہو رہے ہیں۔ صدیوں کے بنے ہوئے قصر بریں راکھ کا ڈھیر ہو رہے ہیں۔ اور پھولوں کی سیج پر مدہوش سونے والے گھر بار اور املاک کو چھوڑ کر گرتے پڑتے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہے ہیں......... لیکن روحانیت کی دنیا میں ایک اور جنگ اس سے بھی زیادہ ہولناک اور کئی گنے ہیبتناک خدا اور شیطان کی افواج کے درمیان لڑی جا رہی ہے۔ اسی لئے آسمانی نوشتوں میں اس کا نام "خدا اور شیطان کی آخری جنگ" رکھا گیا ہے۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کی بعثت کا مقصد انسان کو اس جنگ کے لئے تیار کرنا ہی ہے۔ مگر یہ جنگ گولہ و بارود اور تیر و تفنگ سے نہیں جیتی جا سکتی۔ اس کے لئے مسیحؑ کی پھونکوں کی ضرورت ہے۔ مسیح کی پھونکوں سے مراد بارگاہ ایزدی میں اس پیارے کے نیم شبی کے نالے اور اس کے وہ پاک کلمات ہیں۔ جن سے قلب مومن کو ایسی ناقابل تسخیر قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ پہاڑ بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ ان فتح و ظفر کے حصول کے ذرائع کی طرف متوجہ کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ احباب جماعت کے سامنے تقریباً ہر تین ماہ بعد کلمات طیبات کے ایک دو مجموعہ کا امتحان پیش کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں آئندہ امتحان انشاء اللہ اواخر جولائی میں منعقد ہوگا جس کے لئے "شہادۃ القرآن" بطور نصاب مقرر ہے۔ بے شک خوش نصیب ہیں وہ جو مجلس کی اس دعوت کو قبول فرماتے ہوئے اپنے آپ کو خدائی لشکر میں شمولیت کا اہل بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خاکسار مشتاق احمد سابق مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہمارا جہاد

یہ حقیقت ہے۔ کہ تبلیغ و اشاعت ہی ہمارا جہاد ہے۔ یہی وہ بڑا کام ہے جس کو ہم ادا کر کے سُرخرو ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ہماری حقیر قربانیوں اور ناچیز خدمات کے عوض خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نتائج بہتر سے بہتر نکالے ہوں۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ ہم اپنے فرائض کس حد تک ادا کر رہے ہیں۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر پچاس سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ چاہیئے تھا کہ اس عرصہ میں کم سے کم اتمام حجت کے طور پر دنیا کے کونے کونے تک آپ کا پیغام پہنچ جاتا۔ مگر تمام دنیا کیا ابھی ہندوستان کے کئی علاقے اور بے شمار آبادی اس مرسل ربانی کے پیغام سے بے خبر ہے۔ جو کہ ایسے پُر مصائب اور گئے گذرے زمانے میں بندگان خدا کی اصلاح اور نجات کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور جن کی صداقت کو منوانے کے لئے خدا تعالیٰ نے دنیا کو تہ و بالا کر رہا ہے اگرچہ یہ بہت بڑا کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے بغیر نہیں ہو سکتا چنانچہ بفضلہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید ہمیں حاصل ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ایسے اسباب بھی مہیا فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہم اپنے فرائض سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ تبلیغ کے لئے ایک آسان اور مؤثر ذریعہ جو خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ وہ تبلیغ بذریعہ نشر و اشاعت ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحکم الٰہی تبلیغ بذریعہ اشاعت کو جاری فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کے پروگرام میں اس ذریعہ سے تبلیغ کرنا شامل فرما دیا۔ مگر احباب اس امر کو جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابھی تک اس کی ضرورت اور اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی وقتاً فوقتاً اشاعت لٹریچر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے لئے تاکید فرماتے رہتے ہیں۔

غرض تبلیغ بذریعہ نشر و اشاعت ایک ایسا کم خرچ اور سود خیز ذریعہ ہے۔ کہ احباب کی معمولی توجہ سے چار دانگ عالم میں مختلف زبان جاننے والے لوگوں اور مذاہب کے پیروؤں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام بآسانی اور لگاتار پہنچایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس لئے کہ نشر و اشاعت کا کام باقاعدہ ہو۔ اور کم از کم ان ابتلاء اور مصائب کے دنوں میں ہندوستان کے کونے کونے میں باقاعدہ ہمارے تبلیغی اشتہار پہنچتے رہیں۔ فی الحال عام چندے کا صرف چالیسواں حصہ اس کا چندہ مقرر کیا گیا ہے تاکہ سب جماعتیں آسانی سے حصہ لے سکیں۔ مثال کے طور پر جو جماعت چالیس روپے ماہوار دوسرے چندے ادا کرتی ہو۔ اس کے لئے نشر و اشاعت ایسے کار ثواب اور ضروری فریضہ کے لئے ایک روپیہ ادا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔

امید واثق ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز جو جماعت صحابہؓ کی طرح تبلیغ و اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مجاہدانہ رنگ میں کام کر رہی ہے۔ اس کا کوئی حصہ بھی اس وضاحت کے بعد اور خصوصاً ایسے نازک دور میں جبکہ تمام دنیا امام الزمان کے انکار کی وجہ سے عذاب الٰہی کی آماجگاہ بن چکی ہے اپنے پیارے امام کے پیغام کی اشاعت کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے گی۔ اور احباب جماعت اور عہدہ داران پوری سعی سے ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

مہتمم نشر و اشاعت

رپورٹ کارگذاری سکرٹریان امور عامہ

نظارت امور عامہ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اسوقت تک کسی جماعت کی طرف سے اس کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اب دوبارہ شائع کر دیا جاتا ہے۔ عہدیداران جماعت اپنے اس فرض کی ادائیگی کیطرف متوجہ ہوں اور رپورٹیں جلد بھجوائیں۔ اب زیادہ مہلت کی گنجائش نہیں ہے۔

"نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ سکرٹریان امور عامہ اپنی ماہوار رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا کریں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک کسی ایک جماعت کی طرف سے بھی باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ نہیں آئی۔ اب سال ۱۹۴۱-۴۲ء ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے جماعتیں اپنی اپنی رپورٹ ہائے کارگذاری سالانہ از یکم مئی ۱۹۴۱ء تا ۳۰ ؍اپریل ۱۹۴۲ء بھجوا دیں۔ تا سالانہ رپورٹ میں درج کی جا سکیں۔ یہ رپورٹیں غائت ۲۵ ؍جون ۱۹۴۲ء تک آ جانی چاہئیں۔ واضح ہو۔ کہ نیا سال ۱۹۴۲-۴۳ء یکم مئی ۱۹۴۲ء سے شروع ہو گیا ہے۔ اسلئے جماعتیں باقاعدگی کے ساتھ آئندہ ماہوار اپنی رپورٹیں بھجوانیکا انتظام رکھیں۔ گذشتہ ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کی دس تاریخ تک آ جانی چاہئیں۔"

ناظر امور عامہ

جماعت احمدیہ کوٹ آغا کا دوسرا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کوٹ آغا نے بتوفیق الٰہی سال گزشتہ کی طرح امسال بھی ۱۳ و ۱۴ جون نہایت وسیع پیمانے پر دوسرا سالانہ جلسہ کیا جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے

۱۳ جون بوقت ۹ بجے صبح زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اجلاس اول کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے قیام احمدیت کی غرض۔ اس کے عقائد و تعلیمات۔ اس کا مستقبل پیش نظر رکھتے ہوئے ثابت کیا کہ احمدیت کوئی جدید مذہب نہیں۔ احمدیت اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اور یہی وہ راہ مستقیم ہے۔ جو انسان کے لئے مدار نجات ہے۔ آپ کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل نے "علامات مہدی" کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریر کی۔ آپ نے ثابت کیا۔ کہ زمانہ مسیح موعود کی جو علامات بتائی گئی تھیں۔ وہ سب ایک ایک کر کے پوری ہو چکی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے بروقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرما دیا ہے۔ آپ کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "قرآن مجید ہی کامل اور مکمل الہامی کتاب ہے" پر تقریر کی۔ آپ نے ثابت کیا۔ کہ بجز قرآن مجید اور کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جسے ہم کامل اور مکمل قرار دے سکیں۔ آپ کی تقریر نہایت شوق سے سنی گئی۔ اور سامعین اس تقریر سے خوب متاثر ہوئے پھر گیانی واحد حسین صاحب نے مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب" کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں پبلک کو مستفید کیا۔ پہلا اجلاس ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا اجتماع

چونکہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی تشریف لائے ہوئے تھے۔ لہٰذا علاقہ کی مجالس کا ان کی صدارت میں تبلیغی اجلاس کے بعد ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چند رکے مگوکے پوہلا مہاراں۔ خانانوالی۔ میانوالی گھٹیالیاں دانہ زید کا۔ گھنوکے ججے اور کوٹ آغا کی مجالس کے ممبران شریک ہوئے۔ چوہدری صاحب نے مختلف مجالس کے زعما اور سیکرٹریان کو سٹیج پر بلا کر ان کی مجلس کی کارگزاری انہی کی زبان سے پبلک میں پیش کی۔ اس کے بعد "مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ واریاں" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے استقلال سے کام کرنے تنظیم کی لڑی میں منسلک رہنے۔ نمازوں کی پابندی وغیرہ امور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک ممبران ان امور پر کاربند نہ ہوں گے حقیقی کامیابی اور غلبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ مجلس کے تمام اصول پر عملی طور پر لبیک کہہ کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔

دوسرا تبلیغی اجلاس بھی زیر صدارت جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء نے "موجودہ خوفناک جنگ کے متعلق مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر نہایت شاندار تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ کس شان سے پوری ہوئی ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبل از وقت بتائی ہوئی باتیں کس طرح وقوع میں آتیں۔ غرض یہ تقریر اپنے اندر نہایت وسیع معلومات رکھتی تھی۔ جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ آپ کے بعد "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" کے موضوع پر سابق مبلغ انگلستان مولوی محمد یار صاحب عارف نے لیکچر دیا جس میں ثابت کیا۔ کہ بانی احمدیت علیہ السلام ہی کی بدولت آج اسلام ادیان باطلہ پر غالب آ رہا ہے۔ اور مذہبی دنیا میں وہ کچھ انقلاب پیدا ہوا ہے۔ جو بجز نصرت الٰہی کبھی ممکن نہ تھا۔ اور عیسائیت کے زوال کا سبب بھی بعثت مسیح موعود ہی ہے۔ مولوی صاحب کی تقریر بھی خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ثابت ہوئی۔ آپ کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر تقریر کی۔ آپ نے بادلائل ثابت کیا۔ کہ اگر ختم نبوت کے یہ معنے لئے جائیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت بالکل منقطع ہو چکی ہے تو اس میں اسلام کی کسر شان ہے۔ اور جہاں اس سے بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کی توہین لازم آئیگی۔ وہاں خدا تعالےٰ پر بھی کئی قسم کے الزام عائد ہوں گے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ نے ختم نبوت کی حقیقت واضح کی اور بتایا۔ کہ غیر تشریعی نبی کا بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ آخر میں جناب صدر صاحب نے "جماعت احمدیہ کے فرائض" پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ اور جماعتوں کو تلقین کی۔ کہ اب وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز قدم ہو کر دینی امور پر کاربند ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جلد ہی وہ دن لے آئے۔ جو حقیقی کامیابی کا دن ہے۔

تیسرا اجلاس ۹ بجے شب منعقد ہوا۔ اول مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے فرقہ ناجیہ کے موضوع پر نہایت دلکش تقریر فرمائی۔ جس سے غیر احمدی احباب بہت مستفید ہوئے۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ وہ علامات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی بتائی تھیں۔ سب کی سب جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔ اور اگر یہ جماعت ناجی نہیں۔ تو پھر بتایا جائے کہ کونسا گروہ ناجی ہے۔ آپ کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ جنگ کی نسبت پیشگوئیاں کے موضوع پر میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچر دیا۔ جو بہت خوشی سے لوگوں نے سنا۔ اس اجلاس میں حاضری بہت زیادہ تھی۔

۱۴ جون پہلے اجلاس کی کارروائی جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء کی زیر صدارت ۸ ۱/۲ بجے صبح شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر نہایت روح پرور تقریر کی۔ آپ نے دوران تقریر میں فرمایا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کیا جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں یقیناً خدا اور رسول کا انکار لازم آئے گا۔ پس ہر انسان کو چاہئے۔ کہ وہ احمدیت کا لٹریچر پڑھے۔ تاکہ اس پر حقیقت کھل جائے۔ اور وہ جانچ لے۔ کہ بانی احمدیت اللہ تعالےٰ کے مبعوث کردہ تھے جس کا جھٹلانا عذاب الٰہی کو مول لینا ہے آپ کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف نے "حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہونچایا" پر تقریر کی۔ یہ تقریر بھی معقول اور مدلل دلائل پر مشتمل تھی۔ جس سے تعلیم یافتہ طبقہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ آپ کے بعد "کسر صلیب" کے موضوع پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے تقریر فرمائی۔ جو بہت مدلل تھی۔ آپ نے بتایا۔ کہ اگر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث نہ ہوتے۔ تو نہ معلوم اسلامی دنیا کو عیسائیت اور کتنا نقصان پہنچاتی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کو دلائل کے ساتھ ایسا زیر کیا۔ کہ ممکن نہیں اب عیسائیت اسلام کے سامنے سر اٹھا سکے۔

خدا کے فضل سے ہمارا جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ پانچ افراد بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا تسلی بخش انتظام تھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ بھی ہماری جماعت کو اس قسم کے جلسے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار شریف احمد سیکرٹری تبلیغ

قدرت ثانیہ یعنی خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا آپ کی بعثت کے جو اغراض تھے۔ وہ انہی زندگی میں آپ نے پورے کئے۔ اور جب آپ کا وصال ہو گیا۔ تو ایک جماعت حضور نے اپنے پیچھے چھوڑی۔ اور اس جماعت کا فرض یہ قرار دیا۔ کہ وہ ان اغراض کو اور زیادہ وسیع رنگ میں پورا کرے۔ لیکن کوئی جماعت جماعت نہیں کہلا سکتی۔ جب تک وہ کسی ایک ہاتھ پر جمع نہ ہو۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ایک راہنما کا انتخاب کیا جاتا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں اس کا نام قدرت ثانیہ رکھا۔ چنانچہ تحریر فرمایا۔

"تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے۔ خدا اس کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں ان کی خلافت اور ان کے خلیفہ ہونے کی وجہ سے ہی صحابہ کی گرتی ہوئی جماعت سنبھلی تھی۔

پھر الوصیت میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں" یہ یقینی دلیل ہے اس بات کی کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ کیونکہ خلافت ہی ایسی چیز ہے جو آپ کی زندگی میں ظہور پذیر نہیں ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا۔ کہ "جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا" اب غور کیجئے آپ کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے جماعت کو سنبھالنے کے لئے کیا چیز بھیجی۔ کیا صدر انجمن احمدیہ۔ یہ تو پہلے ہی موجود تھی کیا کوئی "امیر" قطعاً نہیں۔ بلکہ خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ فرمایا۔

"جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۶)

اگرچہ اس حوالہ سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد خلافت کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس کی وضاحت ایک اور حوالہ سے ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ قطعاً مجال انکار نہیں رہتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصال سے صرف ایک ماہ پہلے ایک تقریر فرمائی۔ جو بدر ماہ اپریل ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں حضور فرماتے ہیں۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسے مٹاتا ہے۔"

اس حوالہ کو جب الوصیت کی عبارت کے ساتھ ملایا جائے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے" نیز فرمایا۔ "اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔"

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کی وفات کے بعد جو فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اسے قدرت ثانیہ دور کرتی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کی قدیمی سنت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا نبیوں کے ساتھ ہمیشہ سے یہ وعدہ ہے۔ ضروری ہے کہ اس دوسری قدرت کا قرآن مجید میں بھی ذکر ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ و

لیمکنن لھم دینھم

الذی ارتضیٰ لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا (ص ۶) اس حوالے میں صریحاً فرمایا کہ ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے جو دوسری قدرت دکھائی گئی۔ اس کا آیت استخلاف میں وعدہ تھا۔ اور یہ بالکل بدیہی امر ہے۔ کہ آیت استخلاف میں خلافت کا وعدہ ہے۔ پس اس سے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک قدرت ثانیہ اور خلافت ایک ہی چیز ہے۔

خاکسار محمد صدیق دار المجاہدین قادیان

مولوی محمد علی صاحب و دیگر حق پسند غیر مبایعین کی توجہ کے لئے

ان دنوں بندہ کے زیر مطالعہ ریویو کے پرانے فائل ہیں۔ چنانچہ ریویو آف ریلیجنز اردو جولائی ۱۹۰۴ء جلد ۳ کے صفحہ ۲۲۱ پر ایک مضمون بعنوان "خدا کی ہستی" شروع ہوتا ہے۔ اور یہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ کا ہے اور رسالہ مذکور کے ایڈیٹر خود جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے موجودہ امیر غیر مبایعین ہیں۔ جن کی زیر نگرانی یہ مضمون خدا کی ہستی شائع ہوا ہے۔ جس میں عالمانہ رنگ میں دلائل دے کر خدا کی ہستی کو پیش کیا گیا ہے۔ رسالہ مذکور کے صفحہ ۲۳۹ تک انبیائے سابقین کے حالات کا ذکر کر کے خدا کی ہستی کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ بعد ازاں اسی صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کی ہستی کا تعلق مولوی محمد علی صاحب ان لفظوں سے شروع کرتے ہیں۔

"ایک اور واقعہ جو ملک پنجاب اور ہندوستان میں باوجود ۷ برس گزرنے کے اب تک ہزارہا کانوں میں زندہ اور تازہ گونج رہا ہے یہ ہے کہ آریہ قوم میں ایک شخص لیکھرام نے جو اسلام کے خلاف بڑی تیز زبانی اور بڑی بے باکی سے بولتا تھا۔ اس خدا کے نبی سے درخواست کی۔ کہ اگر اس کا دعویٰ سچا ہے۔ اور وہ خدا سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسلام سچا مذہب ہے۔ تو اسے بھی دکھایا جائے۔ مرزا غلام احمد نبی اللہ نے عالم الغیب خدا کی طرف توجہ کی۔ . . . . . ص ۲۴۰ آریہ سماج کو اس بات کے احساس نے بہت تکلیف دی۔ کہ ان کے مذہب کے مخالف غلام احمد نبی اللہ کی پیشگوئی کے مطابق لیکھرام کا مرنا ان کے مذہب کی خوفناک ذلت اور کمزوری کا باعث تھا۔ . . . ص ۲۴۱ ان مختلف طبقوں کے لوگوں کو بڑے وثوق سے یہ یقین ہے کہ ان پر مدعی نبوت کی زندگی کا پبلک اور پرائیویٹ حصہ روز روشن کی طرح عیاں ہے

بچھڑے ہوئے دوستو خدا آپکو ہدایت بخشے

تشخیص بجٹ ۱۹۴۲-۴۳ء کیلئے

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

باوجود اخبار "الفضل" میں کئی مرتبہ اعلان کرنے کے کہ عہدیداران اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ ۱۹۴۲-۴۳ء تشخیص کرکے مئی کے آخر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ ابھی تک قریباً چھ سو جماعتوں میں سے صرف ۱۶۶ جماعتوں کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر موصول ہوئے ہیں۔ وصولی کی یہ رفتار بہت ہی سست ہے۔

لہٰذا جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ خصوصاً شہری جماعتیں جنہوں نے ابھی تک بجٹ فارم پُر کرکے نہیں بھیجے۔ انکو چاہیئے۔ کہ اس طرف فوری توجہ فرما کر اپنے فرض کو ادا کریں۔ عنقریب ایسی جماعتوں کے نام جن کی طرف سے بجٹ فارم موصول ہو چکے۔ الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ (ناظر بیت المال)

انکم ٹیکس کیلئے آمد کا معیار

انکم ٹیکس کے لئے گورنمنٹ نے آمد کا معیار کم کرکے -/-/۱۵۰۰ کر دیا ہے۔ مگر جو لوگ اس کے ماتحت آئیں۔ وہ ٹیکس سے تھوڑی سی زیادہ رقم ۲۴ رجون ۱۹۴۲ء سے قبل امانتاً ڈاک خانہ میں جمع کرا کر ٹیکس سے بچ سکتے ہیں۔ یہ رقم وہ جنگ کے بعد واپس لے سکیں گے۔ اس سکیم کی تفاصیل کے لئے اپنے قریبی انکم ٹیکس آفس کو لکھیں۔

گریجوایٹ اصحاب کیلئے ایک نادر موقعہ

ملٹری میں سویلین سکول کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ مبلغ ۶۰ روپے ماہوار۔ رہائش اگر کوارٹر دستیاب ہو سکے تو مفت۔ گریجوایٹ ہو

احباب کو ضروری اطلاع

"الفضل" مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض کا ۲۰ رجولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو خود بخود چندہ ارسال فرما دیا کرتے ہیں۔ ہم تمام احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ رجون تک چندہ ارسال فرما دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ اُن کی خدمت میں یکم جولائی کو وی۔ پی ارسال ہونگے۔

منیجر "الفضل"

اعلان!

حصہ داران دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کو بموجب فیصلہ جنرل میٹنگ منعقدہ ۱۴ ۶/۴۲ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن حصہ داروں نے دوسرا مطالبہ بحساب اڑہائی روپیہ فی حصہ تاحال ادا نہیں کیا۔ وہ اگر ۳۱ رجولائی تک اپنی بقایا رقم ادا نہ کریں گے۔ تو انکے حصص ضبط کر لئے جائیں گے اور بیرون ہند میں جو حصہ دار ہیں۔ ان کے لئے آخری تاریخ ۳۱ راگست ہے۔

مینجنگ ڈائریکٹر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یکم جولائی کو اور اس تاریخ سے پٹرول پر پابندیوں کی وجہ سے صرف ایک ریل موٹر دونوں طرف سے چلا کریگی۔ یہ ریل موٹریں اور دیگر ریل گاڑیاں اس سیکشن پر ریلوے ٹائم اینڈ فریٹیبل (جو یکم مئی سے جاری ہے) میں درج شدہ اوقات کے مطابق چلینگی۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۸ جون - برطانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی افواج لیبیا میں سیدی رزیغ اور العدم کے مورچوں سے ہٹ آئی۔ اور اب لڑائی طبروق کے جنوب اور مغرب میں شروع ہو گئی ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ شاید اگر دریا پر بھی دشمن کا قبضہ ہو گیا ہو طبروق کیلئے خطرہ بہت بڑھ گیا ہے اور اب صرف مشرق کی طرف جانے والی سڑک کھلی ہے۔ دشمن جلد ہی اب طبروق کی حصار بندیوں کے قریب پہنچ جائیگا۔ اگرچہ اتحادی فوجیں وہاں ہر حد کے مقابلہ کے لئے ایک آہنی دیوار بنکر کھڑی ہیں۔ اگرچہ طبروق کا محاصرہ ہو سکتا ہے مگر مصر کو جانیوالی سڑک ابھی منقطع نہیں ہوئی ہے۔

ماسکو ۱۸ جون - سیبسٹاپول میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ بھاری نقصانات اٹھانے کے باوجود جرمن تازہ دم فوجیں لا رہے ہیں۔ روسی زبردست حملوں کے باوجود ایک ایک انچ کی حفاظت کر رہے ہیں۔ خارکوف کے محاذ پر دشمن نے ایک فوجی اہمیت کے دریا کو پار کرنے کی کوشش کی۔ جسے ناکام کر دیا گیا۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ وہ سیبسٹاپول کے دروازوں سے دو میل کے فاصلہ پر ہیں اور کہ انہوں نے بہت سے مورچے توڑ دئے ہیں مگر روسی ان دونوں باتوں کی پرزور تردید کرتے ہیں۔

لنڈن ۱۸ جون - آج دارالعوام میں وزیر ہند نے اعلان کیا کہ ہندوستان میں نئی آئینی تبدیلیوں کے باوجود برطانی افسران کے حقوق پنشن کی حفاظت کی جائیگی۔ آزاد ہندوستان کو بھی برطانی افسروں کو پنشن دینی پڑے گی۔ کانگرس کے دفتر پر پولیس کے چھاپہ کے متعلق بعض سوالات کئے گئے۔ مگر حکومت کی طرف سے انکا کوئی جواب نہ دیا گیا۔

دہلی ۱۸ جون - حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت حکم دیا ہے کہ کوئی اخبار کوئی ایسی خبر یا مضمون شائع نہ کرے۔ جس سے فوجوں کے خلاف عوام میں جذبات نفرت پھیلیں۔

برلین ۱۸ جون - جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ کرنل پرنس جو جرمن ہوائی بیڑے کے جنرل سٹاف کا ممبر تھا۔ ایک ہوائی لڑائی میں مارا گیا ہے۔

لاہور ۱۸ جون - سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ دوائیوں اور طبی اشیاء کا کاروبار کرنیوالوں کیلئے لازم ہوگا کہ وہ ان پر جون قیمتوں کا ایک گوشوارہ بنا کر دوکانوں میں لگائے رکھیں جنہیں وہ اشیاء دیکھی جاتی ہیں اور ان فہرستوں کی ایک نقل ہر ماہ کی چار تاریخ تک نرخوں کے کنٹرولر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجدی جائے۔

زیورچ ۱۸ جون - جرمن اخبارات نے یہ لکھی کہ افواہ اڑائی تھی۔ کہ سر آغا خان سوئٹزرلینڈ سے جرمنی اور پیرس گئے تھے۔ مگر سر موصوف نے انکی تردید کی ہے۔

لنڈن ۱۸ جون - برطانیہ میں مقیم چینی سفیر نے آج یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چین کے لوگ کبھی بھی جاپان کے آگے ہتھیار نہ ڈالینگے۔ چین اپنی پوری طاقت کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے۔ اسوقت جبکہ دنیا کی دو تہائی آبادی ہماری مؤید ہے۔ ہم ظالموں کے سامنے جھک جانیکا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے۔

لنڈن ۱۸ جون - چین کی وزارت اطلاعات کے ڈائرکٹر نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اسوقت چین کے پاس تین سو ڈویژن فوج ہے۔ ۵۰ لاکھ محاذ جنگ پر ہے اور ایک کروڑ ریزرو۔ چھاپہ مار دستے آٹھ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ہیں۔ چھ لاکھ باقاعدہ فوج دشمن کی صفوں کے پیچھے کی طرف حملے کرتی رہتی ہے۔ چین کے ساتھ جنگ میں اسوقت تک ۳۰ لاکھ جاپانی فوج ہلاک یا زخمی ہو چکی ہے اسوقت جاپان کی دس لاکھ فوج چین میں مصروف ہے۔

واشنگٹن ۱۸ جون - غیر جانبدار ممالک کی اطلاعات کے مطابق یورپ کے مقبوضہ ممالک سے جرمن اسوقت چودہ ارب ۵۰ کروڑ روپیہ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے خراج کے طور پر وصول کر رہے ہیں تاکہ اتحادیوں کے خلاف جنگ جاری رکھی جا سکے۔

واشنگٹن ۱۸ جون - امریکن ایوان نمائندگان کی بحری کمیٹی نے ایک بیان میں کہا کہ اسوقت امریکہ کے ۱۰ لاکھ ۹ ہزار ٹن کے جنگی جہاز مختلف سمندروں میں لڑ رہے ہیں اور تقریباً ۲۷ لاکھ ٹن کے جہاز زیر تعمیر ہیں۔

قاہرہ ۱۸ جون - لیبیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج لڑ رہی ہے۔ اسکے ہفتہ وار آرگن نے لکھا ہے کہ اس ہفتہ ہماری موٹر فوجوں کو جو بھاری نقصان ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ محوریوں نے بڑی ہوشیاری سے ٹینک شکن توپیں خفیہ طور پر گاڑ رکھی تھیں۔ اور لاعلمی میں اتحادی فوجیں ان پر چڑھ دوڑیں۔

کراچی ۱۸ جون - سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ سندھ کے جیلوں میں اسوقت قریباً ڈیڑھ ہزار حر محبوس ہیں۔ ان کے لئے سکھر میں ایک کیمپ جیل کھولا گیا ہے۔ ضلع حیدرآباد کے بعض دیہات میں ۶۲ مکانات کی تلاشی لی گئی۔

دہلی ۱۸ جون - معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی جونئی تحریک شروع کرنیوالے ہیں۔ اس کے پہلے ڈکٹیٹر عبد الغفار خان صاحب ہوں گے۔ گاندھی جی نے انہیں اس تحریک کی تفاصیل سے مطلع کر دیا ہے۔

راولپنڈی ۱۸ جون - معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر چودھری ایس۔ ڈی۔ او چکوال کے قاتلوں نے جو بھاگ کر غیر علاقہ میں چھپے ہوئے تھے۔ بنوں کے قریب ایک ڈاکہ ڈالا۔ پولیس نے ان پر حملہ کیا۔ ایک قاتل مارا گیا۔ اور دوسرا گرفتار ہوا۔

بمبئی ۱۸ جون - پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک تقریر میں کہا کہ کانگرس گاندھی جی کی نئی تحریک کے بارہ میں پندرہ روز کے اندر اندر اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی۔ ہم بہرحال غیر ملکی غلبہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

مدراس ۱۸ جون - سردار پٹیل چیئرمین آل انڈیا کانگرس پارلیمنٹری پارٹی نے مسٹر راجگوپال اچاریہ کو نوٹس دیا ہے کہ وہ جلد از جلد مدراس کانگرس پارٹی کا اجلاس طلب کریں۔ جس میں پاکستان کے متعلق انکے رویہ پر غور کیا جائیگا۔

لاہور ۱۸ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جون ۱۹۴۳ء کے اوائل تک گندم کمشنر نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار ٹن گندم پنجاب سے برآمد کرنیکے متعلق پرمٹ جاری کئے۔ اس سے کچھ کم پہلے جا چکی ہے۔ اس سال کے دوران میں کم سے کم آٹھ نو لاکھ ٹن گندم پنجاب سے برآمد کرنے کی اجازت دی جائیگی۔

کپورتھلہ ۱۸ جون - ریاست کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ شب کپورتھلہ جیل سے آٹھ قیدی جن میں سے دو عمر قید کی سزا بھگت رہے تھے آٹھ رائفلیں اور ۳۵۱ کارتوس لیکر بھاگ گئے۔ پولیس نے تعاقب کیا اور انہیں تھوڑے فاصلہ پر جا لیا۔ دونوں طرف سے فائر ہوئے۔ ایک قیدی مارا گیا۔ اور باقی بھاگ گئے۔

واشنگٹن ۱۸ جون - نازی چیکوسلواکیہ میں جو تشدد کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق امریکن وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ ہٹلر نے تاریخ کے تاریک ترین زمانہ کی یاد آج پھر تازہ کر دی ہے۔ وزیر بحر نے کہا۔ ہم اس جنگ کو بند نہیں کرینگے۔ جبتک کہ ان بھیڑیوں کو صفحۂ ہستی سے بالکل مٹا نہ ڈالیں۔

لنڈن ۱۸ جون - مارشل پیتان نے جرمنی کے ساتھ عارضی صلح کی دوسری سالگرہ پر ۶ منٹ تقریر براڈکاسٹ کی جس میں فرانس میں قلت خوراک پر بہت زور دیا۔ اور کہا کہ اس وجہ سے ملک میں نظم و نسق کو قائم رکھنے میں بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ آپ نے ناجائز نفع اندوزی کرنے والوں کو تنبیہ کیا۔

برلن ۱۸ جون - نازی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہٹلر کا پرانا رفیق کار اور باربرداری کے مسائل کا ماہر یوہن لین لمبی بیماری کے بعد چل بسا۔

لنڈن ۱۸ جون - ایوان عام میں تقریر کرتے ہوئے میجر لائیڈ جارج نے کہا کہ برطانیہ میں کوئلے کی کھپت کے مقابلہ میں پیداوار کم ہو رہی ہے۔ اگر پیداوار کو بڑھایا نہ جا سکا۔ تو کھپت پر پابندیاں لگا دی جائیں گی۔ بہتر یہی ہے کہ عوام خود ہی خرچ کم کر دیں۔

لاہور ۱۸ جون - سر سکندر حیات خان بلدیو سنگھ سمجھوتہ کے بارہ میں آج بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ وزیر اعظم کی طرف سے آج بھی سردار صاحب کو جواب نہیں ملا۔ فریقین میں چٹھیوں کا تبادلہ ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے سمجھوتہ کے لئے ایک نیا فارمولا پیش کیا ہے۔

استنبول ۱۸ جون - معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ کے وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ آج ہماری قوم آزاد ہے۔ اسلئے ہمیں کسی جنگ میں شرکت کی ضرورت نہیں۔ بلغاریہ اپنی فوجیں جرمنی کو نہ دیگا۔

لنڈن ۱۸ جون - ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ کے کارخانے اسوقت دو لاکھ ۵۷ ہزار بڑے اور چھوٹے ٹینک سالانہ تیار کر رہے ہیں۔ بڑی توپیں ۴۰ ہزار سالانہ اور انکے لئے ۲½ کروڑ گولے بنائے جا رہے ہیں۔ چھوٹے آتشیں اسلحہ بہت بھاری تعداد میں بن رہے ہیں اور ان کیلئے ۱۲ ارب راؤنڈ گولیاں اور کارتوس تیار ہوتے ہیں۔ برطانیہ کی چار کروڑ تیس لاکھ آبادی میں سے ۱۴ سے ۶۰ سال تک عمر کے تین کروڑ بیس لاکھ لوگ فوجی خدمات اور اسلحہ سازی میں لگے ہوئے ہیں۔ ۵۵ لاکھ عورتیں کارخانوں میں کام کر رہی ہیں۔ برطانیہ کل آمدنی کا ۶۰ فیصدی جنگی کوششوں پر صرف کر رہا ہے۔

لائلپور ۱۸ جون - گندم دڑہ ۶/۱۳/۴ ـ ۵۹۱ -/-/۵ نخود ۶/۱۵/۳ ـ توریہ ۰/۱۴/۴ ـ تیل توریہ -/۱۰/۱۳ ـ بنولہ ۳/۴/۴ ـ روئی دیسی گانٹھ ۰/۰/۱۲ ـ گھی ۰/۰/۵۵ ـ لاہور میں سونا ۰/۶/۹۴ چاندی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی